نوحہ

علم غازیؑ کا علم غازیؑ کا
باطل کا دَم گھٹتا ہے یہ جب بھی کہیں اُٹھتا ہے

اعجازِ عطش دکھلاتا ہے مفہومِ عطا سمجھاتا ہے
اِک مشک لئے یہ آتا ہے اور ابرِ کرم برساتا ہے
جب لطف و کرم کرتا ہے ہر جھولی کو بھرتا ہے

روشن ہے چراغِ حق جس سے وہ اس کے پھریرے کی ہے ہوا
عباسؑ سے نسبت ہے اس کو ہے سر پہ اسی کے تاجِ وفا
توفیقِ عزا دیتا ہے پیغام وفا دیتا ہے

حیران ہیں یوسف بھی جس پر پائی ہے جوانی بھی ایسی
ولیوں کی طرح یہ چلتا ہے قامت ہے فرشتوں کے جیسی
جب مجلس میں آتا ہے کونین پہ چھا جاتا ہے

غازیؑ نے وفا کے جلوؤں سے اس طرح سجایا ہے یہ علم
تقریبِ حلف برداری میں ولیوں نے اٹھایا ہے یہ علم
پیمانہِ سالاری ہے مینارِ وفاداری ہے

جو حاضر ہونا چاہتے ہیں دربارِ امامت میں دل سے
نزدیک بلاتا ہے ان کو پنجے سے اشارے کر کر کے
منزل کی خبر دیتا ہے خود زادِ سفر دیتا ہے

371 جب وقت کڑا آجاتا ہے شبیرؑ کے غمخواروں کیلئے
شیروں کی طرح سے اٹھتا ہے مولاؑ کے عزاداروں کیلئے
آندھی سے الجھ پڑتا ہے طوفانوں سے لڑتا ہے

تاریخ گواہی دیتی ہے کوئی ثانی نہیں اس پرچم کا
زندہ ہے اگر بینائی تیری اے منکر غور سے دیکھ ذرا
سب جھنڈے ہو گئے ٹھنڈے اونچا ہے خدا کے بندے

اللہ رے اس کا جاہ وحشم چودہ سو برس کا ہے یہ علم
نہ اس پہ ضعیفی آئی ہے نہ اس کی کمر میں آیا ہے خم
عظمت کا نشاں ہے گوہرؔ صدیوں سے جواں ہے گوہرؔ